بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۳۴۹

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۲ جمادی الاول ۱۳۹۹ھ ۳۱ امان ۱۳۵۸ھش ۳۱ مارچ ۱۹۷۹ء | نمبر ۷۲

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳۱ مارچ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور ہمیشہ اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

● حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے، الحمد للہ

احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت و عافیت سے رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر سلامت رکھے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ و متضرعانہ دعاؤں کے درمیان

ربوہ میں جماعتِ احمدیہ کی ۶۰ ویں مجلس مشاورت اپنی مخصوص اسلامی روایات کے ساتھ شروع ہو گئی

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اجتماعی دعا اور پُراثر دعائیہ خطاب کے ساتھ اس کا افتتاح فرمایا

جماعتہائے احمدیہ پاکستان کے علاوہ امریکہ، سوئٹزرلینڈ، گھانا، سیرالیون، انڈونیشیا اور بنگلہ دیش کے مقتدر نمائندوں کی شرکت

ایجنڈے کی تجاویز پر تفصیلی غور و فکر اور سفارشات مرتب کرنے کے لئے تین سب کمیٹیوں کا تقرر

ربوہ ۳۰ امان ۱۳۵۸ ہش (مطابق ۳۰ مارچ ۱۹۷۹ء) بروز جمعۃ المبارک چار بجے سہ پہر اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے وسیع و عریض ہال "ایوانِ محمود" میں جماعتِ احمدیہ کی ۶۰ ویں مجلس مشاورت اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ و متضرعانہ دعاؤں کے درمیان اپنی مخصوص اسلامی روایات کے ساتھ شروع ہو گئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی درخشندہ اسلامی روایات کے مطابق اجتماعی دعا اور رُوح پرور خطاب کے ساتھ اس کا افتتاح فرمایا۔ حضور نے اس نہایت پُراثر افتتاحی خطاب میں روزمرہ زندگی میں حاصل ہونے والے نہایت ہی مفید اسباق کو روایات میں ڈھالنے اور پھر ماضی کی درخشندہ روایات اور حالیہ تجربات کی روشنی میں نئی بننے والی روایات کی کماحقہٗ پابندی کرتے ہوئے اور خدائی تائید و نصرت پر بھروسہ کرتے ہوئے اعتماد کے ساتھ مستقبل کی طرف بڑھنے اور بڑھتے چلے جانے کی اہمیت پر بہت بصیرت افروز انداز میں روشنی ڈالی جس کے بعد حضور نے ایجنڈے کی تجاویز پر غور و فکر اور سفارشات مرتب کرنے کی غرض سے نمائندگانِ شوریٰ کے مشورہ سے تین سب کمیٹیوں کا تقرر فرمایا۔

چھ بیرونی ملکوں کے مقتدر نمائندوں کی شرکت

یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ امسال مجلسِ شوریٰ میں جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کے کثیر التعداد نمائندگان کے علاوہ چھ بیرونی ملکوں (جن میں ریاستہائے متحدہ امریکہ، سوئٹزرلینڈ، گھانا، سیرالیون، انڈونیشیا اور بنگلہ دیش شامل ہیں) کے مقتدر نمائندگان اپنے اپنے ملکوں سے ربوہ پہنچ کر مجلسِ شوریٰ میں شرکت کی سعادت سے بہرہ ور ہو رہے ہیں۔ چنانچہ جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کے نیشنل امیر محترم برادر مظفر احمد صاحب ظفر، سوئٹزرلینڈ کی جماعتِ احمدیہ کے مقتدر رکن محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ، گھانا (مغربی افریقہ) کے امیر جماعت اور مشنری انچارج (جن کا حضور ایدہ اللہ نے گھانا کے پیراماؤنٹ مشنری کے طور پر اجلاس میں ذکر فرمایا) محترم جناب عبد الوہاب بن آدم، سیرالیون (مغربی افریقہ) کی جماعت ہائے احمدیہ کے نیشنل پریذیڈنٹ محترم پیراماؤنٹ چیف وی۔ وی کالون، جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا کی نیشنل مجلسِ عاملہ کے رکن محترم ہادی ایمان صاحب اور جماعت ہائے احمدیہ بنگلہ دیش کے نیشنل امیر محترم جناب مولوی محمد صاحب امسال مجلسِ شوریٰ میں اپنے اپنے ملک کی جماعت ہائے احمدیہ کی نمائندگی فرما رہے ہیں۔

حضور کی تشریف آوری اور اجتماعی دعا

چار بجے سہ پہر تک جب جملہ نمائندگان "محمود ہال" میں جماعت وار اپنی اپنی مقررہ نشستوں پر بیٹھ گئے تو حضور قصرِ خلافت سے بذریعہ موٹر کار "محمود ہال" تشریف لائے جب حضور اسٹیج پر تشریف لائے تو جملہ نمائندگان نے احتراماً کھڑے ہو کر حضور کا استقبال کرنے کی سعادت حاصل کی۔ حضور کے کرسئ صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآنِ پاک سے ہوا جو حضور کے ارشاد کی تعمیل میں محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب، ناظم ارشاد وقفِ جدید نے کی۔ آپ نے سورۃ الشوریٰ کے چوتھے رکوع کی تلاوت کی۔

تلاوت کے بعد حضور نے نمائندگانِ شوریٰ سے مخاطب ہو کر فرمایا اب ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں صحیح نہج پر سوچنے کی توفیق عطا کرے، صحیح فیصلوں پر پہنچنے کی توفیق سے نوازے اور پھر ان فیصلوں میں اپنے فضل سے بے انداز برکت ڈالے۔ نیز جو فیصلے ہم کریں ان پر عمل کرنے کی ہمیں توفیق بھی دے۔ اپنی استعداد کے مطابق ہمارے تھوڑے عمل کو ہی قبول فرمالے اور بہت سی نعمتوں سے ہماری جھولیوں کو بھر دے۔

اس کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی جس میں جملہ نمائندگان شریک ہوئے۔

حضور ایدہ اللہ کا بصیرت افروز خطاب

دعا سے فارغ ہو کر حضور ایدہ اللہ نے تشہّد، تعوّذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا ترقی کرنے والی قوموں میں یہ وصف ہوتا ہے کہ وہ جو اسباق زندگی میں سیکھتی ہیں انہیں وہ روایات میں ڈھال لیتی ہیں اور پھر اپنی اچھی روایات کو قائم رکھتی ہیں۔ وہ اپنی درخشندہ روایات پر مشتمل ماضی کا یہ سرمایہ اپنے سینے سے لگائے ہوئے آگے بڑھتی چلی جاتی ہیں۔ ان کی زندگی کا ہر دن ایک نیا سبق انہیں دیتا ہے، اُسے وہ اپنی روایت میں ڈھال لیتی ہیں، اسی طرح وہ (باقی صفحہ ۸)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبد الحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

۲ جمادی الاول ۱۳۹۹ھ

۳۱ امان ۱۳۵۸ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حقیقی مومن بزدلی سے کوسوں دُور ہوتے ہیں!

مومنوں کا ایک خاص شیوہ یہ ہوتا ہے کہ وہ بزدل نہیں ہوتے۔ اسی لئے جب انہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں مشکلات و مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے حتیٰ کہ بعض اوقات یوں محسوس ہوتا ہے کہ زمین ان پر تنگ کر دی گئی ہے اور ان کے لئے اپنی ہستی کو برقرار رکھنا بظاہر ناممکن ہوتا جا رہا ہے، ایسے نامساعد اور پُرخطر حالات میں بھی وہ بزدلی کا مظاہرہ نہیں کرتے بلکہ حالات کا نہایت پامردی اور بے جگری سے مقابلہ کرتے ہیں۔ ان کی پامردی اور بے جگری عدیم النظیر صبر کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔ انہیں خدا کی راہ میں جو تکلیفیں اور مصیبتیں بھی جھیلنی پڑتی ہیں انہیں وہ حرفِ شکایت زبان پر لائے بغیر کمال درجہ صبر کے ساتھ برداشت کرتے چلے جاتے ہیں۔

یہ تو صحیح ہے کہ وہ حرفِ شکایت زبان پر نہیں لاتے اور لوگوں کے سامنے کسی قسم کی بے صبری کا مظاہرہ نہیں کرتے لیکن لوگوں کے مظالم کے خلاف وہ اللہ تعالیٰ کے حضور ضرور فریاد کرتے ہیں اور اس کے حضور مشکلات کے ازالہ کے لئے دعائیں کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتے۔ ان کا اللہ تعالیٰ کی جناب میں فریاد کرنا اور اس سے دعائیں مانگنا صبر کے ہرگز خلاف نہیں ہوتا کیونکہ ایسے حالات میں جہاں اللہ تعالیٰ نے صبر کی تلقین کی ہے وہاں ساتھ ہی یہ بھی کہا ہے کہ اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ (المومن آیت ۶۱) یعنی تم مجھے پکارو میں تمہاری پکار کو سنوں گا اور تمہاری دعا کو قبول کر کے اس کا جواب بھی دوں گا۔ نیز اس سے بڑھ کر یہ امر ذہن نشین کرانے کے لئے کہ جن لوگوں کو ستایا اور دُکھ دیا جاتا ہے جب وہ اضطراب بھرے دل کے ساتھ خدا تعالیٰ سے دعا مانگتے ہیں تو ایسے مظلوموں کی دعا کو وہ ضرور قبول کرتا ہے اور ان پر ڈھائے جانے والے مظالم کا سدِّباب کر دیتا ہے۔ اس نے مزید فرمایا:-

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ یَکْشِفُ السُّوْٓءَ

(النمل آیت ۶۳)

ترجمہ:- (بجز خدا کے) کون کسی بے کس کی دُعا سنتا ہے جب وہ اس سے (یعنی خدا سے) دعا کرتا ہے اور اس کی تکلیف کو دُور کر دیتا ہے۔

اس امر کو ثابت کرنے کے لئے کہ حقیقی مومن مشکلات و مصائب کے وارد ہونے پر بزدلی کا مظاہرہ نہیں کرتے بلکہ ان کا صبر سے مقابلہ کرتے ہوئے صرف خدا کو اپنی مدد کے لئے پکارتے ہیں اللہ تعالیٰ نے گزشتہ انبیاء پر ایمان لانے والوں کے نمونہ کا ذکر کیا ہے اور بتایا ہے کہ:-

فَمَا وَهَنُوْا لِمَآ اَصَابَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا ؕ وَاللّٰهُ یُحِبُّ الصّٰبِرِیْنَ ۝ (آل عمران آیت ۱۴۷)

یعنی جو تکالیف انہیں اللہ کی راہ میں پہنچیں ان کی وجہ سے نہ تو انہوں نے ہمت ہاری، نہ کمزوری دکھلائی اور نہ (ظلم کرنے والے) دشمنوں کے سامنے جھکے۔ اللہ ایسے ہی صبر کرنے والے (مستقل مزاجوں) سے محبت کرتا ہے۔

البتہ خدا کے حضور دعائیں کرنے سے وہ کبھی غافل نہیں ہوئے اور اس سے اس کی نصرت طلب کرنے میں انہوں نے سستی نہیں دکھائی۔ چنانچہ فرمایا:-

وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِیْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ ۝ (آل عمران آیت ۱۴۸)

یعنی تکالیف کے اژدہام میں اگر ان کے منہ سے کوئی بات نکلی بھی تو یہ کہ اے ہمارے رب ہمارے قصور بخش اور ہمارے معاملات میں ہماری زیادتیاں معاف کر، ہمیں پائے ثبات عطا فرما اور کافروں کی قوم پر فتح دے۔

ان کی اس پامردی، دلیری، صبر و ثبات اور دعاؤں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے طلبِ نصرت یعنی توکل علی اللہ اور تبتّل الی اللہ کا نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی تمام مشکلات دُور کر کے انہیں ان کی مراد عطا کی یعنی انہیں اُن کے مخالفوں پر غلبہ عطا فرمایا اور آخرت میں بھی اچھے بدلہ کی بشارت سے نوازا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی اس خوش بختی کا ذکر کر کے فرمایا:-

فَاٰتٰهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْیَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ؕ وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ (آل عمران آیت ۱۴۹)

اس پر اللہ نے ان کو اس دنیا میں بھی بدلہ دیا اور وہ انہیں آخرت میں بھی بہت اچھا بدلہ دے گا۔ اللہ ایسے ہی نیکوکاروں سے محبت کرتا ہے۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرامؓ نے مشکلات و مصائب کے دوران جس عدیم النظیر پامردی و دلیری، صبر و ثبات اور توکل علی اللہ کا مظاہرہ کیا اس کا بھی اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں خاص تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ چنانچہ اُن کے اس عدیم النظیر نمونہ کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَیْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّنْتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِیْلًا ۝ (الاحزاب آیت ۲۴)

ترجمہ:- ان مومنوں میں ایسے لوگ ہیں جنہوں نے اُس وعدہ کو جو انہوں نے اللہ سے کیا تھا سچا کر دیا۔ پس بعض تو ایسے ہیں جنہوں نے اپنی نیت کو پورا کر دیا اور ان میں بعض ایسے ہیں جو انتظار کر رہے ہیں (کہ موقع آئے تو وہ بھی اپنی نیت کو پورا کر دکھائیں) اور اپنے ارادے میں کوئی تزلزل انہوں نے نہیں آنے دیا۔

ان کی پامردی و دلیری، صبر و ثبات اور توکّل علی اللہ کے عدیم النظیر نمونہ کا ہی یہ نتیجہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ کی سندِ خوشنودی سے سرفراز فرمایا۔

الغرض مامورین الٰہی اور ان کے سچے متبعین بزدل نہیں ہوتے۔ وہ انتہائی نامساعد اور پُرخطر حالات میں ہمت و شجاعت، پامردی و دلیری، صبر و ثبات اور دعاؤں کی قبولیت پر زندہ یقین کا عدیم النظیر مظاہرہ کرتے ہیں اور ان کا یہ نمونہ ہی مشکلات و مصائب اور ظاہری خطرات کے وقت اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت کو جذب کرنے کا موجب بنتا ہے۔ اسی لئے امام آخرالزمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی مئی ۱۹۰۵ء کے اواخر میں خدا تعالیٰ کی راہ میں پیش آنے والے مشکلات و مصائب اور خطرات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

"ہم خدا کے مرسلین اور مامورین کبھی بزدل نہیں ہوا کرتے بلکہ سچے مومن بھی بزدل نہیں ہوتے۔ بزدلی ایمان کی کمزوری کی نشانی ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم پر مصیبتوں نے بار بار حملے کئے مگر انہوں نے کبھی بزدلی نہیں دکھائی۔ خدا تعالیٰ انکی نسبت فرماتا ہے مِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِیْلًا یعنی جس ایمان پر انہوں نے کمرِ ہمت باندھی تھی اس کو بعض نے تو نبھایا اور بعض منتظر ہیں کہ کب موقع ملے اور سرخرو ہوں، اور انہوں نے کبھی کم ہمتی اور بزدلی نہیں دکھائی۔" (ملفوظات جلد ہفتم ص۲۷۱)

نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

مری جبیں کو جو نسبت ترے قدم سے ملے
تو پھر رہائی مجھے بے کسی کے غم سے ملے

خدا سے ختمِ نبوّت عطا ہوئی ہے تجھے
کہ اب سے نور ملے تو ترے کرم سے ملے

ہیں ماورائے زمان و مکاں فیوض ترے
کبھی عرب سے میسّر کبھی عجم سے ملے

جہاں میں رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْن ہے نام ترا
گناہگاروں کو بخشش بھی تیرے دم سے ملے

ترے مقام کا عرفاں کہاں! کہاں ساحر!
مگر یہ بھیک مجھے بھی درِ حرم سے ملے

حبیب الرحمٰن ساحر ایم اے بی ایس سی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے

مکرم مولوی روشن دین احمد صاحب مربی سلسلہ مقیم کوئٹہ

انبیاء علیہم السلام کا ظہور تقدیر الٰہی ہوتی ہے۔ خداوند تعالیٰ ان کے ذریعہ اپنی قدرت کا اظہار کرتا ہے۔ اس نہج سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ظہور پر یہود نے مخالفت کی اور یہاں تک جدوجہد کی کہ ان کو صلیبی موت ہو اور یہ شور مچائیں گے کہ چونکہ وہ ملعون تھا اور خدا تعالیٰ کی طرف سے نہ تھا وہ جھوٹا تھا۔ اس واسطے وہ صلیبی موت سے مر گیا۔ لہذا وہ خدا کا رسول نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ بائیبل میں یہ لکھا ہے۔

"اور وہ جو پھانسی دیا جاتا ہے خدا کا ملعون ہے۔"
(استثناء ۲۱/۲۳)

نیز بیان کیا ہے۔

"جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا وہ لعنتی ہے۔" (گلتیوں ۳/۱۳)

پس یہود نے بھرپور کوشش کی کہ مسیح کو لعنتی ثابت کیا جائے۔ مگر جب بائیبل کی پیشگوئیوں پر غور کریں تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ پیشگوئیوں سے صلیب پر چڑھنا تو ثابت ہوتا ہے۔ مگر اس پر موت کا ثبوت نہیں ملتا۔ کیونکہ اگر وہ صلیب پر فوت ہو جاتے تو پھر یہود اپنی جدوجہد میں کامیاب ہو جاتے جو منشاء الٰہی کے خلاف تھا اور حتمی اور یقینی بات یہی ہے کہ مسیح علیہ السلام صلیب پر چڑھائے تو گئے مگر اس پر فوت نہیں ہوئے۔ اب اس دعوے کا ثبوت اناجیل سے پیش کیا جاتا ہے۔ و باللہ التوفیق

۱۔ متی ۱۲/۳۸،۳۹ میں مندرجہ ذیل عبارت درج ہے:۔

"اس پر فقیہوں اور فریسیوں نے جواب میں اس سے کہا۔ اے استاد ہم تجھ سے ایک نشان دیکھنا چاہتے ہیں۔ اس نے جواب دیکر ان سے کہا اس زمانہ کے بُرے اور زناکار لوگ نشان طلب کرتے ہیں۔ مگر یوناہ نبی کے نشان کے سوا کوئی اور نشان ان کو نہ دیا جائے گا۔ کیونکہ جیسے یوناہ نبی تین رات دن مچھلی کے پیٹ میں رہا۔ ویسے ہی ابن آدم تین رات دن زمین کے اندر رہے گا"

حضرت یونس چونکہ زندہ مچھلی کے پیٹ میں داخل ہوئے تھے اور زندہ ہی مچھلی کے پیٹ سے باہر آئے۔ اس واقعہ کا ثبوت یوناہ کی کتاب سے پیش کیا جاتا ہے۔

یوناہ ۱/۱۷ میں ہے۔

"یونس نبی مچھلی کے پیٹ میں زندہ داخل ہوا اور پھر لوٹا۔"

یوناہ ۲/۱ پر درج ہے کہ

"وہ خدا کے حضور مچھلی کے پیٹ میں بھی زندہ تھا۔ اور اس سے دعا مانگتا رہا۔"

اور نیز اسی کتاب یوناہ ۲/۱۰ میں لکھا ہے کہ

"پھر وہ مچھلی کے پیٹ سے زندہ ہی خشکی پر اگل دیا گیا۔"

حضرت مسیح علیہ السلام کی مشابہت حضرت یونس سے تب ثابت ہو سکتی ہے کہ جب حضرت مسیح صلیب پر زندہ رہے ہوں اور زندہ ہی صلیب سے اتر کر زمین کے پیٹ میں یعنی قبر میں رہے ہوں اور زندہ ہی زمین میں سے یعنی قبر سے نکل آئے ہوں۔ سو نہایت وضاحت سے معلوم ہو گیا کہ حضرت مسیح حضرت یونس کی طرح تکالیف اٹھائیں گے۔ وہ قتل نہیں ہوں گے بلکہ جس طرح حضرت یونس مچھلی کے پیٹ سے نکل کر اپنی قوم کے لئے ہدایت کا باعث ہوئے تھے۔ اور اپنے مشن کو کامیابی سے پورا کر سکے تھے۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ بھی واقعہ صلیب کے بعد اپنے مشن میں کامیاب ہوں گے۔ الغرض مسیح علیہ السلام صلیب پر چڑھائے گئے مگر پھر اس پر مرے نہیں۔ اور نہ ہی قتل ہوئے۔ اور یہی ثابت کرنا مقصود ہے۔

۲۔ دوسری پیشگوئی بایں الفاظ (یوحنا ۱۶/۱۶ تا ۲۲) میں درج ہے۔

"تھوڑی دیر میں تم مجھے نہ دیکھو گے۔ اور پھر تھوڑی دیر میں مجھے دیکھ لو گے۔ پس اس کے بعض شاگردوں نے آپس میں کہا یہ کیا ہے جو وہ ہم سے کہتا ہے کہ تھوڑی دیر میں تم مجھے نہ دیکھو گے۔ اور پھر تھوڑی دیر میں مجھے دیکھ لو گے۔ اور یہ کہ اس لئے کہ میں باپ کے پاس جاتا ہوں۔ پس انہوں نے کہا کہ تھوڑی دیر جو وہ کہتا ہے یہ کیا بات ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ کیا کہتا ہے۔ یسوع نے یہ جان کر کہ وہ مجھ سے سوال کرنا چاہتے ہیں۔ ان سے کہا کیا تم آپس میں میری اس بات کی نسبت پوچھ پاچھ کرتے ہو کہ تھوڑی دیر میں تم مجھے نہ دیکھو گے اور پھر تھوڑی دیر میں مجھے دیکھ لو گے میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تم تو روؤ گے۔ اور ماتم کرو گے مگر دنیا خوش ہو گی تم غمگین تو ہو گے۔ لیکن تمہارا غم ہی خوشی بن جائے گا۔ جب عورت جننے لگتی ہے تو غمگین ہوتی ہے۔ اس لئے کہ اس کے دکھ کی گھڑی آ پہنچی۔ لیکن جب بچہ پیدا ہو چکتا ہے تو اس خوشی سے کہ دنیا میں ایک آدمی پیدا ہوا اس درد کو پھر یاد نہیں کرتی۔ پس تمہیں بھی اب تو غم ہے۔ مگر میں تم سے پھر ملوں گا۔ اور تمہارا دل خوش ہو گا۔ اور تمہاری خوشی کوئی تم سے چھین نہ لے گا۔"

سو مندرجہ بالا انجیل کے اقتباس سے صاف عیاں ہے کہ حضرت مسیح نے اپنے دکھ کی مثال ایک دردِ زہ والی عورت سے دی ہے۔ جو کہ دردِ زہ سے پہلے بھی زندہ ہوتی ہے اور بعد میں بھی۔ صرف دردِ زہ کی شدت کی وجہ سے بعض دفعہ بیہوش ہو جاتی ہے۔ اور بچہ کی ولادت کے بعد وہ ہوش میں آجاتی ہے۔ اور وہ درد سے افاقہ کے بعد بچے کو دیکھ کر خوش ہوتی ہے۔ بعینہٖ مسیح کی حالت تھی کہ آپ کے دکھ کی گھڑی صلیب سے پہلے اور صلیب کے وقت اور صلیب کے بعد بھی رہی۔ زخموں کی شدت درد کی وجہ سے آپ پر بیہوشی طاری ہو گئی تھی اور یہودی اسے مردہ سمجھ کر بھاگ گئے تھے۔ مگر جب صلیب سے اتار کر قبر میں تین دن تک یونس نبی کی طرح زندہ رہے۔ اور صلیبی زخموں کی درد سے افاقہ ہو گیا۔ اور ہوش میں آکر خوشی سے قبر سے باہر آیا۔ تو آپ کے حواری آپ کو دیکھ کر باغ باغ ہو گئے۔

پس پیشگوئی کے ان الفاظ میں بےشک صلیب پر چڑھنے کے دکھ اور درد کو تو بیان کیا گیا ہے۔ مگر صلیب کی وجہ سے موت کا ذکر نہیں کیا گیا۔ اور یہی ثابت کرنا ہمارا منشاء ہے۔

۳۔ تیسری پیشگوئی یوحنا ۱۸/۳۱،۳۲ کی مندرجہ ذیل الفاظ میں ہے۔

"پیلاطس نے ان سے کہا اسے لے جا کر تم ہی اپنی شریعت کے موافق اس کا فیصلہ کرو۔ یہودیوں نے اس سے کہا ہمیں روا نہیں کہ کسی کو جان سے ماریں۔ یہ اس لئے ہوا کہ یسوع مسیح کی وہ بات پوری ہو جو اس نے اپنی موت کے طریق کی طرف اشارہ کر کے کہی تھی۔"

ان مندرجہ بالا الفاظ میں یسوع نے پیشگوئی کی تھی کہ یہودی مجھے صلیب پر چڑھا کر لعنتی موت مارنا چاہیں گے۔ مگر وہ اس میں کامیاب نہ ہوں گے۔ اور واقعات نے ثابت بھی یہی کیا کہ جب آپ کو صلیب پر چڑھایا گیا تو سخت آندھی آئی اور اندھیرا چھا گیا۔ اور یہود آپ کو صلیب پر چھوڑ کر بھاگ گئے۔ اور انجام کار ان کو آپ کی صلیبی موت کے متعلق شک پڑ گیا تھا۔

۴۔ یسوع مسیح کے قتل کا کاہنوں اور فقیہوں نے حکم دیا تھا

انجیل متی ۲۰/۱۸،۱۹ میں مندرجہ ذیل الفاظ میں اس پیشگوئی کا ذکر ہے

"اور ابن آدم سردار کاہنوں اور فقیہوں کے حوالے کیا جائے گا۔ اور وہ اس کے قتل کا حکم دیں گے اور اسے غیر قوموں کے حوالے کریں گے۔ تاکہ وہ اسے ٹھٹھوں میں اڑائیں۔ اور کوڑے ماریں اور صلیب پر چڑھائیں۔ اور وہ تیسرے دن زندہ کیا جائے گا۔"

اس پیشگوئی میں بیان کیا گیا ہے کہ اس کے قتل کا حکم دیں گے۔ یہ نہیں کہا گیا کہ "اسے قتل کر دیں گے۔" قتل کا حکم دینے اور قتل کر دینے میں بڑا فرق ہے۔ اس طرح یہ بھی پیشگوئی ہے۔ "صلیب پر چڑھائیں۔" یعنی صلیب پر چڑھانے کا حکم ہے۔ نہ کہ صلیب دیئے جانے کا ذکر ہے۔ دراصل صلیب پر ان کی تکالیف کا ذکر ہے کہ کس قسم کی ہوں گی۔ اس واسطے یہ الفاظ استعمال کئے۔ "اور صلیب پر چڑھائیں" وغیرہ۔

پھر مندرجہ بالا پیشگوئی کو ایک دوسرے انداز میں بالفاظ دیگر بیان کیا ہے۔ سو یوحنا ۱۲/۳۲،۳۳ کے الفاظ درج ذیل ہیں:۔

"اور میں اگر زمین سے اونچے پر چڑھایا جاؤں گا تو سب کو اپنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاس کھینچوں گا۔ اس نے اس بات سے اشارہ کیا کہ میں کس موت سے مرنے کو ہوں۔ لوگوں نے اس کو جواب دیا کہ ہم نے شریعت کی یہ بات سنی ہے کہ مسیح ابد تک رہے گا۔ پھر تو کیونکر کہتا ہے کہ ابن آدم کا اونچے پر چڑھایا جانا ضرور ہے؟ یہ ابن آدم کون ہے؟ پس یسوع نے ان سے کہا کہ اور تھوڑی دیر تک نور تمہارے درمیان ہے۔ جب تک نور تمہارے درمیان ہے چلے چلو۔ ایسا نہ ہو کہ تاریکی تمہیں آپکڑے۔ اور جو تاریکی میں چلتا ہے وہ نہیں جانتا کہ کدھر جاتا ہے۔ جب تک نور تمہارے ساتھ ہے۔ نور پر ایمان لاؤ۔ تاکہ نور کے فرزند بنو۔"

ان مندرجہ بالا الفاظ میں بڑی وضاحت سے پیشگوئی کی گئی ہے۔ کہ میں صلیب پر چڑھایا جاؤں گا۔ لیکن صلیب پر مروں گا نہیں۔ اس مفہوم کو "مسیح ابد تک رہے گا" اور "مسیح کو اونچے پر چڑھایا جانا ضرور ہے" ادا کر رہے ہیں اور اس کی مزید تشریح ان الفاظ میں کی گئی ہے کہ "اور تھوڑی دیر تک نور تمہارے درمیان ہے" اور پھر خطرے کا وقت یعنی صلیب پر چڑھانے کو ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے "ایسا نہ ہو کہ تاریکی تمہیں آپکڑے" وغیرہ۔

۵۔ یسوع کی دعائیں اور انکی قبولیت

جب یسوع کو صلیب پر چڑھائے جانے کا منصوبہ معلوم ہوا تو آپ نے نہایت متضرعانہ اور عاجزانہ دعائیں کیں ہیں۔ اور اپنے حواریوں سے کروائی ہیں۔ جن کے الفاظ درج ذیل ہیں۔

۱۔ پہلی دعا ان الفاظ میں کی۔

"اے میرے باپ اگر ہو سکے تو یہ پیالہ مجھ سے ٹل جائے تو بھی نہ جیسا میں چاہتا ہوں بلکہ جیسا تو چاہتا ہے ویسا ہی ہو۔

(متی ۲۶-۳۹)

۲۔ دوسری دعا: جیسا کہ انجیل متی ۲۶/۴۲ میں مذکور ہے۔

"پھر دوبارہ اس نے جا کر یوں دعا کی کہ اے میرے باپ! اگر یہ میرے پیئے بغیر نہیں ٹل سکتا تو تیری مرضی پوری ہو۔"

۳۔ تیسری دفعہ دعا جو کہ متی ۲۶/۴۴ میں بایں کلمات درج ہے۔

"پھر وہی بات کہہ کر تیسری بار دعا کی۔"

۴۔ چوتھی دفعہ دعا یسوع نے صلیب پر ان الفاظ میں مانگی تھی۔

"ایلی ایلی لما سبقتنی یعنی اے میرے خدا اے میرے خدا! تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا"

(متی ۲۷/۴۶)

ان دعاؤں کے وقت یسوع بے حد غمگین اور بے قرار تھا۔ اور

"اس وقت اس نے ان سے کہا میری جان نہایت غمگین ہے۔ یہاں تک کہ مرنے کی نوبت پہنچ گئی ہے۔"

(متی ۲۶/۳۸)

اور اس وقت اس نے دلسوزی کے ساتھ دعا کی۔ کہ

"اس کا پسینہ گویا خون کی بڑی بڑی بوندیں ہو کر زمین پر ٹپکتا تھا۔"

(لوقا ۲۲/۴۴)

بلکہ شاگردوں کو جگا جگا کر ان سے بھی دعائیں کروائیں۔ اس سے اگر یہ مراد ہے کہ دعائیں قبول نہیں ہوئیں۔ اور اتنے الحاح کے ساتھ یسوع نے اور کوئی دعا نہ کی تھی۔ تو پھر یہ بھی کہا جا سکتا ہے۔ کہ اگر ایسی مصیبت کے وقت کی دعائیں قبول نہیں ہوئیں۔ تو کس طرح یسوع کو خدا کا بیٹا یا نبی قرار دیا جا سکتا ہے؟

قبولیت دعا

انجیل متی ۲۶/۴۵ میں یہ عبارت درج ہے

"تب شاگردوں سے آکر اس نے کہا اب سوتے رہو۔ اور آرام کرو۔"

بلفظ دیگر آپ کو تسکین قلب ہو گئی تھی جو قبولیت دعا کی نشانی ہے۔ پھر لوقا ۲۲/۴۳ میں ہے۔

"اور آسمان سے ایک فرشتہ اس کو دکھائی دیا۔ وہ اسے تقویت دیتا تھا۔"

مزید برآں ۲ کرنتھیوں ۶/۲ میں بھی یہ الفاظ مذکور ہیں۔

"کیونکہ وہ فرماتا ہے کہ میں نے قبولیت کے وقت تیری سن لی۔ اور نجات کے دن تیری مدد کی۔"

عبرانیوں ۵/۷ میں بھی دعا کی قبولیت کے متعلق بایں الفاظ مذکور ہے۔

"اس نے اپنی بشریت کے دنوں میں زور زور سے پکار کر اور آنسو بہا بہا کر اس سے دعائیں اور التجائیں کیں جو اس کو موت سے بچا سکتا تھا۔ اور خدا ترسی کے سبب اس کی سنی گئی۔"

ان اقتباسات سے قطعی طور پر معلوم ہو گیا کہ حضرت یسوع مسیح کی دعائیں منظور ہو گئی تھیں اور خداوند تعالیٰ نے ان کو صلیبی موت سے بچا لیا تھا اور موت کا پیالہ ان سے ٹال دیا تھا۔ اور یہی ثابت کرنا ہمارا مقصود ہے۔

۶۔ ایک پیشگوئی یوحنا ۸/۲۸ میں ہے۔ جس کے الفاظ درج ذیل ہیں۔

"جب تم ابن آدم کو اونچے پر چڑھاؤ گے۔ تو جانو گے کہ میں ہی ہوں۔"

اس پیشگوئی میں بھی یہی کہا گیا ہے کہ یسوع کو صلیب پر چڑھایا جائے گا۔ مگر صلیب پر مرنے کی تردید ہے۔ اور یہ کہنا کہ یسوع مسیح کی بجائے کسی اور کو صلیب پر چڑھایا گیا تھا۔ اس کی بھی تردید ہے۔ اور یہود پر بھی اتمام حجت ہے کہ جب یسوع کو صلیب پر چڑھائیں گے۔ تو یہی کہیں گے کہ واقعی یسوع ابن آدم ہے۔ کیونکہ ایک جھوٹا ایسے جانکاہ صدمہ کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

۷۔ پھر ایک اور پیشگوئی متی ۲۶/۲ میں ہے جس کے یہ الفاظ ہیں:۔

"تم جانتے ہو کہ دو دن بعد عید فسح ہو گی۔ اور ابن آدم مصلوب ہونے کو پکڑوایا جائے گا۔"

یہ پیشگوئی بھی مسیح کے پکڑے جانے کی ہے نہ کہ مصلوب ہونے کی ہے۔ اگرچہ اس کا پکڑا جانا بھی مصلوب کرنے کی نیت سے تھا مگر ان کو کامیابی نہ ہوئی۔ اور یسوع مسیح صلیب پر نہ مرے۔ تاہم پیشگوئی کے الفاظ مصلوب کرنے کی نیت سے پکڑا جانا ہے۔ اور مصلوب کرنے کے لئے پکڑا جانا اور مصلوب کر دینا دو مختلف وجہیں ہیں۔

ماحصل یہ ہے۔

اناجیل کے مندرجہ بالا حوالوں سے بالکل واضح ہو گیا کہ یسوع نے صلیب پر چڑھنے اور دکھ اٹھانے کی پیشگوئی تو ضرور کی تھی۔ مگر صلیب کے ذریعہ وفات یا قتل ہونے کی پیشگوئی بالکل نہیں کی تھی یہی حقیقت ہی ہے جو قرآن کریم نے پیش کی ہے کہ

بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَیْهِ

کہ مسیح صلیب پر نہیں مرا اور نہ قتل ہوا بلکہ اس کو عزت و بزرگی خداوند تعالیٰ نے عطا فرمائی تھی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک کشف

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنا ایک کشف بایں کلمات اپنی کتاب "تحفہ قیصریہ" صفحہ ۲۱ پر رقم فرماتے ہیں:۔

"خدا کی عجیب باتوں میں سے جو مجھے ملی ہیں ایک یہ بھی ہے جو میں نے عین بیداری میں جو کشفی بیداری کہلاتی ہے۔ یسوع مسیح سے کئی دفعہ ملاقات کی ہے۔ اور اس سے باتیں کر کے اس کے اصل دعوے اور تعلیم کا حال دریافت کیا ہے۔ یہ ایک بڑی بات ہے جو توجہ کے لائق ہے۔ کہ حضرت یسوع مسیح ان چند عقائد سے جو کفارہ اور تثلیث اور ابنیت ہے۔ ایسے متنفر پائے جاتے ہیں کہ گویا ایک بھاری افترا جو ان پر کیا گیا ہے وہ یہی ہے۔"

آپ نے صرف یہ کشف ہی نہیں بتایا بلکہ یہ دعوت دی ہے کہ اگر کوئی حضرت مسیح کو کشف میں دیکھنا ان سے باتیں کرنا اور ان سے میری باتوں کی تصدیق کرنا چاہتا ہے۔ تو میری توجہ اور دعا کی برکت سے وہ ان کو دیکھ سکتا ہے۔" اور آپ کی زندگی میں کسی کا اس خواہش کا اظہار نہ کرنا ہمارے دعوے کی صداقت کی ایک دلیل ہے۔

وقف جدید اور انصار اللہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز وقف جدید کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اگر احمدی بچے اس موقع پر پچاس ہزار روپیہ پیش کر دیں تو دنیا میں ایک بہترین نمونہ قائم کرنے والے ہوں گے۔"

(خطبہ جمعہ ۱۴ر اکتوبر ۱۹۶۶ء)

عہدیداران انصار اللہ کا فرض ہے کہ وہ اپنے حلقہ جات میں اس امر کا جائزہ لیں کہ کوئی چھوٹے سے چھوٹا بچہ بھی وقف جدید کے چندہ میں شمولیت سے محروم نہ رہ جائے تا ہم اور ہماری اولادیں دائمی زندگی کی وارث ہوں۔ اللہ تعالیٰ ایسا ہی کرے۔

براہ کرم زعماء انصار اللہ صاحبان اپنی ماہانہ رپورٹ ارسال کرتے وقت گزشتہ سال کے اسی ماہ سے مقابلہ کر کے معین اعداد و شمار کے ساتھ اپنی ماہانہ رپورٹوں میں اپنی مساعی کے نتائج کا ذکر فرمایا کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد وقف جدید انصار اللہ مرکزیہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

صحبتِ صالحین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(مکرم ملک محبوب احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:-
یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ۝
(التوبہ)
اے مومنو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صادقوں کی جماعت کے ساتھ رہا کرو۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے صحبتِ صالحین کی فضیلت بیان فرمائی ہے اور اُمّتِ محمدیہ کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ صحبتِ صالحین اختیار کرے کیونکہ صحبت کا اثر انسان کی فطرت پر ہوتا ہے اور صحبتِ صالحین اصلاحِ نفس، تزکیۂ نفس اور قربِ الٰہی کے پانے کا بہترین طریقہ ہے۔ کیونکہ انسان کی فطرت میں نقل کرنے کا مادہ ہے۔ اگر وہ اچھی صحبت یا سوسائٹی میں رہے گا تو اس کا رجحان اچھے کاموں کی طرف ہوگا، اگر بُری سوسائٹی یا صحبت اختیار کرے گا تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ اس کی اخلاقی حالت بجائے ترقی کرنے کے رُو بتنزّل ہوتی جائے گی اور بالآخر وہ روحانی طور پر قعرِ مذلّت میں گر جائے گا اور جس طرح اچھے ماحول کا اثر ہوتا ہے اسی طرح بُری صحبت بُرے نتائج پر منتج ہوگی۔

اسی لئے خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اچھے لوگوں کی صحبت اختیار کرو کیونکہ ان کی اچھائی اور بزرگی کا اثر اور رنگ تم پر بھی چڑھے گا اور تم بُروں کے ساتھ بیٹھو گے تو بُرائی کا رنگ چڑھے گا۔ جس طرح کسی شاعر نے کہا ہے ؎

جو بُروں کے ساتھ بیٹھے گا بُرا ہو جائیگا
نیک بننے کے لئے نیکوں کی صحبت چاہیئے

اور اسی طرح داناؤں کا قول ہے کہ اگر انسان کو پرکھنا مقصود ہو تو اس کی سوسائٹی کو دیکھ لیا کرو جس طرح انگریزی میں ایک محاورہ ہے:-

A man is known by a company he keeps.

کہ آدمی اپنی سوسائٹی سے پہچانا جاتا ہے۔

اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:-

انّما مثل الجلیس الصّالح وجلیس السّوء کحامل المسک ونافخ الکیر فحامل المسک امّا ان یحذیک وامّا ان تبتاع منہ وامّا ان تجد منہ ریحًا طیّبۃ — ونافخ الکیر امّا ان یحرّق ثیابک وامّا ان تجد منہ ریحًا منتنۃ۔
(مسلم کتاب البرّ والصلۃ)

ترجمہ:- نیک ساتھی اور بُرے ساتھی کی مثال ان دو شخصوں کی طرح ہے جن میں سے ایک کستوری اُٹھائے ہوئے ہو اور دوسرا بھٹی جھونکنے والا۔ کستوری والا آپ کو مفت میں خوشبو مہیا کرے گا یا آپ اس سے کستوری خرید لیں گے ورنہ کم از کم اس کی خوشبو اور مہک ہی سونگھ لیں گے۔ اور بھٹی جھونکنے والا یا تو آپ کے کپڑے جلا دے گا یا کم از کم اس کا بدبُودار دھواں ہی آپ کے حصہ میں آئے گا۔

اس حدیث شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحبتِ صالحین کو عطر فروش سے تشبیہ دی ہے اور صحبتِ بد کو بھٹی جھونکنے والے سے جس کا فائدہ نہیں نقصان ہی نقصان ہے۔ اسی طرح بزرگوں کا قول ہے

صحبتِ صالح ترا صالح کند
صحبتِ طالح ترا طالح کند
آفتابی بدیں بزرگی را
پارۂ ابر ناپدید کند

یعنی صالحین کی صحبت تجھے صالح بنا دے گی اور بُروں کی صحبت تجھے بُرا بنا دے گی کیونکہ اتنے بڑے سورج کو بادل کا ایک ٹکڑہ چھپا دیتا ہے۔ اسی طرح اگر انسان کے بہت سے اچھے اعمال اور بہت سی عمدہ عادات کو بُرے لوگوں کی صحبت اسی طرح چھپا دے گی۔ انسانی فطرت ہے کہ جس سے اُسے محبت ہوتی ہے اُس سے تعلق رکھنے والوں سے بھی محبت کرتا ہے، تاکہ ان کے ذریعہ سے اس کے ہاں مقبول ہو۔ یہی حال صحبتِ صالحین کا ہے کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کے قرب کو حاصل کر چکے ہوتے ہیں اور کوچۂ یارِ یگانہ کے آشنا ہوتے ہیں اس لئے ان کی صحبت میں بیٹھنا خدا کو پانے کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اصلاحِ نفس کی ایک راہ اللہ تعالیٰ نے یہ بتائی ہے کہ کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ۔ یعنی جو لوگ قولی، فعلی، عملی اور حالی رنگ میں سچائی پر قائم ہیں ان کے ساتھ رہو۔ اس سے پہلے فرمایا یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ۔ یعنی ایمان والو تقویٰ اختیار کرو۔ اس سے یہ مراد ہے کہ پہلے ایمان ہو پھر سُنّت کے طور پر بدی کی جگہ چھوڑ دے اور صادقوں کی صحبت میں رہے۔ صحبت کا بڑا اثر ہوتا ہے جو اندر ہی اندر ہوتا چلا جاتا ہے۔"
(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۴۷)

پھر فرماتے ہیں:-

"یہ فضل اور برکت صحبت میں رہنے سے ملتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صحابہؓ بیٹھے۔ آخر نتیجہ یہ ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَللّٰہُ اَللّٰہُ فِیْ اَصْحَابِیْ۔ گویا صحابہؓ خدا کا رُوپ ہو گئے۔ یہ درجہ ممکن نہ تھا کہ اُن کو ملتا اور وہ دُور ہی بیٹھے رہتے۔ یہ بہت ضروری مسئلہ ہے۔ خدا تعالیٰ کا قُرب بندگانِ خدا کا قرب ہے اور خدا تعالیٰ کا ارشاد کونوا مع الصّٰدقین اس پر شاہد ہے۔"
(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۷)

پھر اچھی صحبت کو راستباز بننے کا ذریعہ قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا کہ کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ اس میں بڑا نکتہ معرفت یہی ہے کہ چونکہ صحبت کا اثر ضرور ہوتا ہے اس لئے ایک راستباز کی صحبت میں رہ کر انسان راستبازی سیکھتا ہے اور اس کے پاک انفاس کا اندر ہی اندر اثر ہونے لگتا ہے جو اس کو خدا تعالیٰ پر ایک سچا یقین اور بصیرت عطا کرتا ہے۔"
(الحکم ۱۰ر جنوری سنہ ۱۹۰۴ء)

لیکن جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے کہ اس کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ جو شخص صحبتِ صالحین کی بجائے صحبتِ طالحین اختیار کرے گا وہ اپنی عاقبت خراب کرے گا اور اپنے آپ کو ایک ہلاکت میں ڈالیگا جس طرح حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:-

"انسان کو ہلاک کرنیوالی چیزوں میں سے ایک بدصحبت بھی ہے۔ دیکھو ابوجہل خود تو ہلاک ہوا مگر اور بھی بہت سے لوگوں کو لے مرا جو اس کے پاس جا کر بیٹھا کرتے تھے۔ اس کی صحبت اور مجلس میں بجز استہزاء اور ہنسی ٹھٹھے کے اور ذکر ہی نہ تھا۔"
(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۸۵)

اللہ تعالیٰ ہمیں صحبتِ بد سے بچائے اور نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

درخواست دعا

مکرم حکیم محمد صدیق صاحب میانوی، برادر اکبر مکرم کیپٹن محمد سعید صاحب (جو کہ اصحاب حضرت مسیح موعودؑ میں شامل ہیں) کئی دن سے بندشِ پیشاب کے عارضہ کی وجہ سے صاحبِ فراش ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحتِ کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔
(نورالدین خوشنویس، دارالعلوم غربی ربوہ)

جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے
بہترین، با اعتماد اور محنتی ادارہ۔ جس کا نصب العین دیانت، خدمت اور شرافت ہے۔ وہ احباب جو ان خوبیوں کو پسند کرتے ہوں ہمیں اپنی خدمت کا موقع دیں۔!
راجپوت پراپرٹی ڈیلر
افضل مارکیٹ۔ گولبازار ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قبولیت دعا کا ایک واقعہ

مکرم چوہدری عبدالواحد صاحب بی۔اے نائب ناظر اصلاح وارشاد ربوہ

خاکسار کی خوشدامن صغریٰ بیگم صاحبہ مرحومہ نے جن کو ہم سب اماں جی کہا کرتے تھے بچپن سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کے قرب میں رہ کر تربیت پائی۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے میجر چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ کو جنہوں نے اماں جی کو کچھ عرصہ تک اپنے پاس رکھ کر جس قدر ہو سکا آپ کے خاندانی آپ کے بچپن، جوانی اور بڑھاپے تک کے حالات، واقعات قلم بند کر لئے۔ حضرت مسیح پاک علیہ السلام، حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا اور خلفاء اور خاندان کے دوسرے افراد میں رہ کر جو کچھ انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ کانوں سے سنا اور دل نے اس پاکیزہ ماحول کا جو اثر قبول کیا۔ اس کے متعلق بہت سے ایمان افروز واقعات اماں جی ہمیں سنایا کرتیں۔ ہم خود بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی باتیں سنانے کی فرمائش کیا کرتے تھے۔ جو واقعہ دوسری یا تیسری بار سناتیں لفظ بلفظ وہی سناتیں جو پہلی بار سنا چکی ہوتیں۔ ایسا معلوم ہوتا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمائے ہوئے الفاظ آپ کے دماغ میں لکھے ہوئے ہوتے ہیں۔ بعض واقعات کے متعلق آپ کہا کرتیں کہ آج بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میرے کانوں میں گونج رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت ام المومنینؓ کی پاک صحبت میں رہ کر آپ نے سیکھا نماز پڑھنا اور دعا کرنا۔ اس کے علاوہ حضرت المصلح الموعودؓ کے ارشاد کی تعمیل میں کہ جماعت میں کوئی ایسا فرد نہیں ہونا چاہئیے جسے قرآن کریم کم از کم ناظرہ پڑھنا نہ آتا ہو۔ اماں جی نے بڑھاپے میں الف بے سے شروع کیا۔ قاعدہ یسرنا القرآن پڑھا۔ اور پھر قرآن کریم صحیح تلفظ کے ساتھ پڑھنا سیکھا۔ یہاں تک کہ عام اخلاقی، تربیتی اور دینی گفتگو میں قرآن کریم کی آیات با ترجمہ پیش کرتے اور اپنی بات کو زیادہ مؤثر بنانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت ام المومنینؓ کے ارشادات اور ان کا اس بارہ میں تعامل بیان کرتیں۔

آپ نماز ہمیشہ وقت پر ادا کیا کرتیں جب نماز کے لئے کھڑی ہوتیں تو دنیا و مافیہا سے بالکل لاتعلق ہو جاتیں۔ گویا کہ کسی دوسری دنیا میں پہنچی ہوئی ہیں۔ نماز کے ہر حصہ میں دعا کرتیں۔ دعا کرنے کا طریق دلوں کو ہلا دینے والا ہوتا۔ جب سجدہ میں دعا کرتیں تو ایسا معلوم ہوتا۔ گویا کہ ہنڈیا ابل رہی ہے۔ اماں جی کی قبولیت دعا کے کئی واقعات ہم نے مشاہدہ کئے۔ اور کئی ان کی زبانی سنے بھی۔

ایک واقعہ

ربوہ کی بستی کی تعمیر بتدریج ہو رہی تھی۔ کارکنان صدر انجمن احمدیہ ریلوے لائن کے اس پار کچے کوارٹروں میں رہا کرتے تھے۔ ادھر کارکنان کے لئے پختہ کوارٹر تعمیر ہوتے جا رہے تھے۔ اور ساتھ کے ساتھ آبادی عام کوارٹروں سے پختہ کوارٹروں میں منتقل ہوتی جا رہی تھی۔ عزیزم راجہ محمد یعقوب خان موجودہ پختہ کوارٹر میں منتقل ہو چکے تھے۔ اماں جی ان دنوں انہی کے پاس رہا کرتی تھیں۔ راقم الحروف ابھی لائن کے اس پار کچے کوارٹر میں ہی تھا۔

ایک دن اماں جی باورچی خانہ میں بیٹھی ہوئی تھیں کہ ان کی بہو (امۃ الرشید) نے بتایا کہ جب حضور (حضرت المصلح الموعودؓ) لنڈن سے واپس آئے تھے تو میں اور ابا (مراد میری بیوی) حضور سے ملنے گئیں۔ تو حضور نے مجھے ایک عطر دانی دی۔ اماں جی کو دکھانے کے لئے کپڑے میں کچھ زیوروں کے ساتھ بندھی ہوئی وہ عطر دانی لے آئی۔ اماں جی بہت خوش ہوئیں اور وہ پوٹلی گلے کے پاس سے اپنے سوئیٹر میں ڈال لی۔ خیال کر لیا کہ قمیص کی جیب میں رکھ لی ہے۔ ناشتہ کیا۔ بھول گئیں کہ زیور رکھے تھے۔ تھوڑی دیر کے بعد باورچی خانہ سے اٹھیں برقع لیا میرے کوارٹر کی طرف چل پڑیں۔ میری بیوی نے شوق سے بتایا کہ حضور نے مجھے نہایت عمدہ کپڑا قمیص کا دیا جو حضور لنڈن سے لائے تھے۔ اس پر انہیں عطر دانی اور زیور دکھانا یاد آیا۔ ادھر ادھر تلاش کیا نہ ملے۔ اس خیال سے کہ کہیں راستہ میں گر گئے ہیں۔ جلدی جلدی انہی قدموں پر نظر جمائے واپس محمد یعقوب خاں کے گھر پہنچیں۔ گھر میں تلاش کیا۔ مگر زیور نہ ملے۔

جمعہ کا دن تھا قریباً دس بجے صبح کا وقت تھا۔ وضو کیا کپڑے تبدیل کئے مسجد مبارک میں پہنچ گئیں۔ نماز جمعہ تک دعا کرتی رہیں۔ اور دعا یہ کرتیں "اللہ میاں تو ہی بہتر جانتا ہے کہ زیور کہاں گئے۔ کون لے گیا کس کے پاس ہیں۔ میں تو تجھ سے ہی لوں گی اور گھر بیٹھے لوں گی"۔ نماز جمعہ کے بعد گھر آ گئیں۔ اور گھر آ کر بھی دعا کرتی رہیں۔ زیوروں کی گمشدگی کا اعلان کروایا گیا۔ مگر کسی طرف سے امید کی کوئی خبر نہ آئی۔

رات عشاء کے بعد کسی صاحب نے میرے کوارٹر کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ دیکھا تو میاں احمد دین صاحب حال کارکن نصرت آرٹ پریس ہاتھ میں زیوروں کی پوٹلی تھامے کھڑے ہیں۔ بتایا کہ میں ادھر سے آ رہا تھا یہ پوٹلی سڑک پر گری ہوئی مجھے ملی۔ میں نے اسے کھول کر نہیں دیکھا محسوس کر لیا کہ یہ کسی کے زیور ہیں۔ یہ کیا آپ کے ہیں؟ میں نے کہا ہیں تو ہمارے مگر آپ وہاں پہنچا دیں جہاں اماں جی دعا کر رہی ہیں۔ چنانچہ یہ بزرگ راجہ یعقوب خاں کے گھر پہنچے۔ اور زیوروں (اور عطر دانی) کی پوٹلی جوں کی توں ان کے حوالے کر دی۔ اماں جی نے اللہ تعالیٰ کے لئے محبت اور اس کی شکر گزاری کے جذبہ سے بے خود ہو کر آنکھوں سے خود بخود بہتے ہوئے آنسوؤں کے ساتھ ایک لمبا سجدہ اس کے حضور ادا کیا اور زیور لانے والے نیک بزرگ میاں احمد دین صاحب کے لئے بھی دعا کی۔ یہ ہے قبولیت دعا کا ایک واقعہ۔

دوسروں کی اصلاح سے پہلے اپنی اصلاح ضروری ہے

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"ہماری جماعت کے سپرد یہ کام کیا گیا ہے کہ ہم نے تمام دنیا کی اصلاح کرنی ہے۔ تمام دنیا کو اللہ تعالیٰ کے آستانہ پر جھکانا ہے۔ تمام دنیا میں اللہ تعالیٰ کی بادشاہت کو قائم کرنا ہے۔ مگر یہ عظیم الشان کام اس وقت تک سرانجام نہیں دیا جا سکتا۔ جب تک کہ ہماری جماعت کے تمام افراد خواہ بچے ہوں یا نوجوان ہوں یا بوڑھے ہوں۔ اپنی اندرونی تنظیم کو مکمل نہیں کر لیتے۔ اور اس لائحہ عمل کے مطابق دن رات عمل نہیں کرتے۔ جو ان کے لئے تجویز کیا گیا ہے"۔

(الفضل مورخہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۴۴ء)

جن بچوں نے کل دنیا کی اصلاح کرنی ہے آج ان کی تربیت بہت ضروری ہے۔ حضور نے یہ ذمہ داری اطفال کے بزرگوں پر ڈالی ہے۔ ان سے گزارش ہے کہ وہ مناسب رنگ میں اطفال کی تربیت کی کوشش مسلسل جاری رکھیں۔

(سیکرٹری تربیت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اعلانات دارالقضاء

مکرم چوہدری امتیاز احمد صاحب ۱۲۹۔ لکھا سنگھ سٹریٹ راولپنڈی نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم چوہدری احمد جان صاحب ولد جان محمد صاحب وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ ۲۰/۱۵ واقع محلہ دارالیمن ربوہ والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے مندرجہ ذیل وارثان بھی ہیں

(۱) چوہدری افتخار احمد صاحب (۲) چوہدری مبشر احمد صاحب (۳) چوہدری انتصار احمد صاحب (۴) چوہدری اعجاز احمد پسران مرحوم (۵) خالدہ جان صاحبہ (۶) صادقہ جان صاحبہ (۷) منصورہ یاسمین صاحبہ (۸) روبی جان صاحبہ۔

والد صاحب مرحوم موصی تھے۔

استدعا ہے کہ پلاٹ مذکور مرحوم کے تمام ورثاء کے نام بحصص شرعیہ منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

وصایا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری نوٹ:-
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۰۲۲

مَیں شیخ منیر احمد ولد شیخ نذیر احمد صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت وسطی ربوہ حال کویت بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۵۵ دینار کویتی ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد۔ شیخ منیر احمد c/o چوہدری عبدالقادر P.O. Box - ۱۰۹۰ - صفاعة الکویت۔

گواہ شد۔ سید محمود احمد ولد سید عبدالرشید وصیت نمبر ۲۲۷۵۳ - کویت

گواہ شد۔ عبدالمجید امجد وصیت ۱۶۴۹۴ الکویت۔

مسل نمبر ۲۴۰۳۰

مَیں امۃ الحکیم کوثر بنت میاں عبدالحکیم صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گنج مغلپورہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۵/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ جوڑا بالیاں اور ایک طلائی چھلا وزن ۶ ماشہ مالیت -/۴۰۰ روپے۔

۲۔ نقد -/۱۰۰۰ روپیہ (حصہ جائیداد ادا شدہ)

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامۃ۔ امۃ الحکیم کوثر بنت میاں عبدالحکیم صاحب گلی ۱۶/۱ مکان ۱۰ گنج مغلپورہ لاہور

گواہ شد۔ غلام رسول وصیت ۲۷۴۰ صدر حلقہ گنج مغلپورہ لاہور۔

گواہ شد۔ غلام محمد پرویز وصیت ۱۱۰۷۲ سیکرٹری صد سالہ جوبلی فنڈ گنج مغلپورہ لاہور

مسل نمبر ۲۴۰۳۱

مَیں عالم بی بی زوجہ ماسٹر غلام احمد صاحب سیکھوانی قوم چینڈ پیشہ دستکاری عمر ۶۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بدوملہی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۱/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر وصول شدہ -/۵۰۰ روپے

۲۔ مکان ایک عدد مالیت -/۹۰۰۰ روپے

۳۔ زیور طلائی۔ انگوٹھی ۲ عدد۔ کانٹے ۲ جوڑی ہار ایک عدد وزن کل ۲½ تولہ مالیت -/۵۰۴ روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے -/۱۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت دستکاری ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامۃ۔ عالم بی بی زوجہ ماسٹر غلام احمد صاحب سیکھوانی۔ نور منزل اونچی گلی بدوملہی ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد۔ حنیف احمد محمود مربی جماعت احمدیہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد۔ عبدالغنی بٹ صدر جماعت احمدیہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ وصیت ۱۶۶۵۱۔

مسل نمبر ۲۴۰۳۲

مَیں سعیدہ رشید زوجہ عبدالرشید صاحب قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوجرانوالہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۷/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر وصول شدہ -/۲۰۰۰ روپے

۲۔ گھڑیاں کلائی ۲ عدد -/۱۴۵۰ روپے

۳۔ زیور طلائی چوڑیاں ۱۵ عدد ۱۵ تولہ۔ دو سیٹ طلائی ۸ تولہ۔ ہار طلائی ۲ عدد ۲ تولہ۔ کڑا طلائی ایک عدد ۲ تولہ تقریباً۔ انگوٹھی ایک عدد ۵ ماشہ کل وزن سونا ۲۷ تولہ ۵ ماشہ مالیت -/۱۷۸۵۰ روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامۃ۔ سعیدہ رشید زوجہ عبدالرشید صاحب 8/۳/۷۴ سٹیلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ۔

گواہ شد۔ احمد الدین۔ وصیت نمبر ۱۴۵۱۷ (والد موصیہ) سٹیلائٹ ٹاؤن۔ گوجرانوالہ۔

گواہ شد۔ عبدالرشید (خاوند موصیہ) سٹیلائٹ ٹاؤن۔ گوجرانوالہ۔

اعلانِ نکاح

میری بیٹی عزیزی بشریٰ پروین کا نکاح عزیزم شیخ محمود الحق ولد شیخ بشیر الحق صاحب مرحوم کے ساتھ مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر قرار پایا۔ اس نکاح کا اعلان مکرم برکت اللہ محمود صاحب مربی سلسلہ احمدیہ مقیم ملتان نے مورخہ ۹/۳/۷۹ کو گلگشت کالونی میں کیا۔

اُسی روز رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے اور مثمر ثمراتِ حسنہ کرے۔

(میاں شمس الاسلام 731/B گلگشت کالونی ملتان)

درخواست ہائے دُعا

۱۔ محترمہ محمودہ رفعت سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ دارالصدر شرقی ۲ لکھتی ہیں راشدہ بنت چوہدری بشیر احمد صاحب دارالصدر شرقی ۲ ہر قسم کی پریشانیوں سے نجات اور صحت و تندرستی کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

۲۔ میری والدہ محترمہ جنت بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری جیوے خان صاحب گھر منڈی حال مقیم دارالبرکات ربوہ سرگودھا فاطمہ ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ میری والدہ صاحبہ کو مکمل صحت عطا فرمائے۔ آمین

(خاکسار محمد اشرف کارکن دفتر بیت المال آمد ربوہ)

نوٹ: نسخہ

اکسیر رانی کھیت (گولیاں)

فی شیشی -/۲ روپے، درجن -/۱۸ روپے، گرس -/۲۰۱/۶۰ روپے مع بونس۔

رانی کھیت انجکشن

فی شیشی (۲۰ مرغیوں کے لئے) -/۲ روپے، درجن -/۱۸ روپے، گرس ۲۰۱/۶۰ مع بونس۔

پولٹری کی ادویات کا مفصل لٹریچر مفت

کیور ایٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو) ربوہ۔ فون ۶۰۶/۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس مشاورت کے افتتاحی اجلاس کی مختصر روداد

(بقیہ صفحہ اوّل)

روایتیں بڑھتی چلی جاتی ہیں۔ ماضی کے تجربات اور روایات سے فائدہ اٹھاتے اور زمانۂ حال میں قائم ہونے والی نئی روایات سے مستفید ہوتے ہوئے مستقبل کی طرف ان کی پیشقدمی جاری رہتی ہے اور وہ اپنی روایات پر عمل پیرا رہتے ہوئے مسلسل ترقی کرتی چلی جاتی ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے مجلسِ شوریٰ سے متعلق بعض روایات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہماری مجلسِ شوریٰ کی ایک روایت یہ ہے کہ ہم اس میں ننگے سر نہیں بیٹھتے۔ دوسری روایت یہ ہے کہ ہم شوریٰ کی کارروائی کے دوران آپس میں باتیں نہیں شروع کر دیتے۔ تیسری روایت یہ ہے کہ جس بھائی کے ذہن میں زیرِ بحث موضوع کے متعلق جو بھی اچھا خیال آئے اسے وہ آرام کے ساتھ، پیار کے ساتھ، عقل کے ساتھ مختصر الفاظ میں پیش کرتا ہے۔ اچھا خیال ذہن میں آنے پر شرما کر خاموش رہنے کی ضرورت نہیں۔ اسی طرح ضرورت سے زیادہ بولنے کی بھی عادت نہیں ہونی چاہیئے۔ یہ اس لئے ضروری ہے تاکہ ہم زیادہ سے زیادہ دوستوں کے مشورے سُن سکیں اور ان سے فائدہ اُٹھا سکیں۔ چوتھی روایت یہ ہے کہ ہم تعمیری سوچ رکھتے ہیں، ہماری ہر بات جو ہم یہاں کرتے ہیں فائدہ مند ہوتی ہے ہمارے لئے بھی اور آنے والی نسلوں کے لئے بھی۔

خطاب جاری رکھتے ہوئے حضور نے مزید فرمایا ایک یہ روایت ہے ہماری کہ ہم جو کسمپرس اور دُنیا کے دھتکارے ہوئے ہیں ہمارے کندھوں پر یہ ذمہ داری ڈالی گئی ہے کہ ہم اس امر میں کوشاں رہیں کہ دُنیا میں بسنے والا انسان اپنے ربّ کریم کی طرف واپس آئے۔ اس کے لئے مقدور بھر کوشش کرنا بنیادی اور اہم فریضہ ہے جماعت احمدیہ کا، باقی تمام فرائض اسی کی شاخیں ہیں۔ دُنیا کو زندہ خدا سے متعارف کرانے اور اُس کے ساتھ دُنیا کا زندہ تعلق قائم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم خود اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات کی معرفت سے بہرہ وَر ہوں اور اس کے ساتھ ہمارا اپنا زندہ تعلق قائم ہو۔ جبھی ہم دُنیا کو خیر پہنچا سکتے ہیں اور اسے ربّ کریم کی طرف واپس لا سکتے ہیں۔ ہمیں بڑی کثرت سے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرنی چاہئیں اور خاص کر اِن ایام میں دعاؤں پر بہت زور دینا چاہیئے کہ ہمارے ذریعہ سے دُنیا کے ہر انسان کو خیر پہنچے، اسے رُوحانی ترقیات حاصل ہوں، وہ خدا تعالیٰ کا پیار حاصل کرے اور وہ اُس کی رضا کی جنتوں میں داخل ہونے والا بنے۔

تین سب کمیٹیوں کا تقرر

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اِس بصیرت افروز خطاب کے بعد نمائندگانِ کرام کے مشورہ سے ایجنڈے میں درج شدہ تجاویز برغور اور سفارشات کے سلسلہ میں درج ذیل تین سب کمیٹیوں کا تقرر فرمایا۔ اِس سلسلہ میں محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع فیصل آباد کو حضور کے ارشاد پر صدارت کے فرائض کی سرانجام دہی میں حضور کا ہاتھ بٹانے کا خصوصی شرف حاصل ہؤا۔

(۱) سب کمیٹی میزانیہ صدر انجمن احمدیہ:۔ تعداد اراکین ۳۶۔

حضور نے اِس سب کمیٹی کا صدر محترم چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ امیر جماعتِ احمدیہ ضلع ساہیوال کو اور سیکرٹری محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ناظر بیت المال آمد کو مقرر فرمایا۔

(۲) سب کمیٹی بجٹ ہائے تحریکِ جدید و وقفِ جدید:۔ تعداد اراکین ۳۷

حضور نے اس کا صدر محترم رانا محمد خان صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع بہاولنگر کو اور سیکرٹری محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل تحریکِ جدید کو مقرر فرمایا۔

(۳) سب کمیٹی بہشتی مقبرہ و اصلاح و ارشاد:۔ (برائے غور تجاویز ۱، ۲، ۳، ۴ تا ۸)

تعداد اراکین ۲۴

حضور نے اِس سب کمیٹی کا صدر محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر ناظم دارالقضاء کو اور سیکرٹری محترم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔ اے صدر مجلس کارپرداز کو مقرر فرمایا۔

اِن سب کمیٹیوں کے تقرر کے بعد مجلس مشاورت کا افتتاحی اجلاس ساڑھے پانچ بجے شام اختتام پذیر ہؤا۔ کل اور پرسوں کے اجلاسوں میں سب کمیٹیوں کی سفارشات پر غور کیا جائے گا، انشاء اللہ تعالیٰ ÷

الفضل میں اشتہار دینا

کلیدِ کامیابی ہے!

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۸ مارچ کا خلاصہ

ربوہ ۲۸ مارچ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجدِ اقصیٰ میں نمازِ جمعہ پڑھائی۔ نماز سے قبل حضور نے خطبۂ جمعہ میں سورۃ البقرہ کی آیات ۲۵۷، ۲۵۸ (لَآ اِكْرَاهَ فِی الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ...الخ) کی نہایت لطیف تفسیر بیان فرما کر اِس امر پر تفصیل سے روشنی ڈالی کہ اللہ تعالیٰ نے دین میں کسی بھی نوع کے جبر کو روا رکھنے کی کیوں اجازت نہیں دی؟

حضور نے قرآنِ مجید کی متعدد دوسری آیات سے استدلال کر کے بڑی وضاحت سے ثابت فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے لَآ اِكْرَاهَ فِی الدِّيْنِ کا اعلان فرما کر اِس حقیقت کو اجاگر فرمایا ہے کہ حقیقی اطاعت جو اخلاص کے چشمہ سے از خود پھوٹتی ہے جبر سے نہیں کروائی جا سکتی اِسی لئے اسلام نے جو ہر لحاظ سے کامل اور مکمل دین ہے دین کے معاملہ میں جبر کو سرے سے روا رکھا ہی نہیں۔

حضور نے واضح فرمایا کہ لُغتِ عربی کی رُو سے دین کے ایک معنے اطاعت کرنا یا اطاعت پر جزاء کا دیا جانا ہیں۔ اِن معنوں کی رُو سے لَآ اِكْرَاهَ فِی الدِّيْنِ میں یہ بتایا گیا ہے کہ جبر کے ذریعہ حقیقی اطاعت کروانا قطعاً ناممکن ہے اِس لئے کہ حقیقی اطاعت اخلاص کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے اور جبر اخلاص کی نفی پر دلالت کرتا ہے۔ اخلاص تو پیدا ہوتا ہے انشراحِ صدر، دلی بشاشت اور محبّت کے نتیجہ میں جبکہ جبر اِن تینوں حالتوں کو سرے سے پیدا ہونے ہی نہیں دیتا۔ اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے دین کے معاملہ میں کسی قسم کے جبر کی اجازت ہی نہیں دی۔ اگر دین کے معاملہ میں جبر کرنا ہی ہوتا تو خدا تعالیٰ دین کے معاملہ میں خود جبر سے کام لیتا لیکن جیساکہ اس نے خود فرمایا ہے وہ ایسا نہیں کرتا۔ چنانچہ وہ سورۃ الشعراء میں فرماتا ہے کہ اگر ہم چاہیں تو آسمان سے منکروں پر ایک ایسا نشان اتار دیں کہ جس کے سامنے ان کی گردنیں جُھکی کی جُھکی رہ جائیں لیکن ہم ایسا نہیں کرتے۔ جب دین کے معاملہ میں خدا تعالیٰ خود جبر کو روا نہیں رکھتا تو پھر وہ انسانوں کو جبر سے کام لینے کی کیسے اجازت دے سکتا ہے۔

حضور نے اِس امر کے ثبوت میں کہ حقیقی اطاعت جبر کے ذریعہ نہیں کروائی جا سکتی بزرگانِ سلف کی متعدد تفاسیر کے حوالے بھی پیش فرمائے اور اِس طرح ثابت فرمایا کہ از روئے قرآن دین کے معاملہ میں جبر کی سرے سے کوئی گنجائش ہی نہیں ہے۔

حضور کا یہ پُر معارف بصیرت افروز خطبہ ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ اِس کے بعد حضور نے مجلسِ شوریٰ کے پیشِ نظر جمعہ اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں ÷

مجلس مشاورت

پر

مرکزِ احمدیت

میں آنے والے خوش نصیبوں کی خدمت میں

اَھْلًا وَّسَھْلًا وَّمَرْحَبًا

منجانب

بلال اسٹیٹس رجسٹرڈ

پراپرٹی ڈیلر

فون دفتر ۵۰۸ فون رہائش ۴۰۵

ھُوَ الشَّافِی

کیورز —— CURES

کیا ہیں؟

—— اِن میں حیرت انگیز شفاء کیوں ہے؟

—— پُرانی ضدّی امراض کیوں کر ختم ہو سکتی ہیں۔

—— آپریشن سے بچانے والے نُسخے؟

اِن تمام معلومات کے لئے "کیوریٹو سسٹم" کا لٹریچر ملاحظہ فرمائیں۔ بذریعہ بُک پوسٹ ۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھجوائیں۔

کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو) ربوہ فون ۶۰۹

درخواستِ دعا

میری والدہ محترمہ کا مورخہ ۲۹/۳ کو سرگودہا ہسپتال میں آنکھوں کا اپریشن ہؤا ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت کامیاب ہو گیا ہے۔ البتہ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ والدہ محترمہ بلڈ پریشر کی مریضہ بھی ہیں۔ احباب صحت کاملہ کیلئے درخواستِ دعا ہے۔

(شیخ نذیر احمد فیض، بلال اسٹیٹس ربوہ)